بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۷۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

خطبہ نمبر ۲۶

قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۲ | ۶ ماہ وفا ۱۳۲۳ ہش | ۱۴ رجب ۱۳۶۳ھ | ۶ جولائی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۵۶


## مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۶ ماہ وفا- آج سات بجے شام بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے۔ آج بھی گیارہ بجے حضور نے قرآن کریم کا درس دیا۔ جو ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ ظہر کی نماز بھی حضور نے خود پڑھائی۔

قادیان ۶ ماہ وفا- حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے۔ بدن میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

مسجد مبارک کے توسیع شدہ حصہ کی عمارت پہلی منزل کی چھت تک پہنچ چکی ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تم پہلی منزل عنقریب مکمل ہو جائیگی۔

قریباً ایک ہفتہ کی شدید گرمی کے بعد آج معمولی سا چھینٹا پڑا جس سے گرمی میں کچھ کمی آگئی۔

افسوس چوہدری عبداللہ خان صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر محلہ دار الفضل بعمر ۶۶ سال آج شام وفات

## خطبہ جمعہ

# الانذار

### از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

### فرمودہ ۱۶ ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش مطابق ۱۶ جون ۱۹۴۴ء

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

### دلوں کا فتح کرنا

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نہایت ہی مشکل کام ہوتا ہے۔ اول تو لوگ اپنی عقل سے کام لینے کے عادی ہی نہیں ہوتے۔ رسم و رواج کی ظلمت ان کے دلوں پر چھائی ہوتی ہے۔ اور اس پردے کو چاک کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔ لوگ اپنے رسم و رواج کے مقابلہ میں خدا اور رسول کے احکام کی بھی پروا نہیں کرتے۔ ابھی زیادہ زمانہ نہیں گذرا۔ کہ مسلمانوں سے گورنمنٹ نے پوچھا۔ کہ تم شریعت کے پابند ہونا چاہتے ہو یا رسم و رواج کے؟ تم قرآن کی حکومت اپنے اوپر جاری کرنا چاہتے ہو یا اپنے باپ دادا کے بنائے ہوئے قوانین کے ماتحت چلنا چاہتے ہو؟ پنجاب کے مسلمانوں کی ریڑھ کی ہڈی زمیندار ہیں۔ اُس وقت ایک کے بعد دوسرا مسلمان زمیندار آگے بڑھتا اور کہتا ہم قرآن کی حکومت نہیں چاہتے۔ اپنے باپ دادا کے قوانین پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ پنجاب کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک سارے زمینداروں نے ایک زبان سے یہ اقرار کیا۔ کہ ہمیں

### خدا اور رسول کی حکومت

منظور نہیں۔ رسم و رواج کی پابندی ہمیں منظور ہے۔ یہ کتنی بڑی ظلمت ہے۔ جو ان کے دماغوں پر چھائی ہوئی تھی۔ جب کوئی نئی تعلیم خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ پہلی ظلمت یہی ہوتی ہے۔ کہ لوگ اپنے

### آباء و اجداد کی اقتدار

کو ترک کرنا پسند نہیں کرتے۔ جیسے عنکبوت نے اپنے اردگرد ایک جالا بُنا ہوتا ہے۔ جس میں سے نکلنا وہ پسند نہیں کرتی۔ اسی طرح ان کے آباء و اجداد نے ایک جالا تن دیا ہوتا ہے۔ جس میں سے نکل کر وہ خدا کی وسیع دنیا کو دیکھنا نہیں چاہتے۔ پھر

دوسری ظلمت عادات کی ہے۔ بہت سے احکام تو رسم و رواج کے ماتحت لوگ چھوڑ دیتے ہیں۔ جن کا اُن سے منوانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور جو باتیں رسم و رواج سے باہر رہ جاتی ہیں۔ وہ عادات کے چکر میں آجاتی ہیں۔ جیسے شادی بیاہ کا معاملہ ہے۔ اولاد کی تربیت کا معاملہ ہے۔ عورتوں سے حسن سلوک کا معاملہ ہے۔ کسی کے مرنے کے بعد اس کے رشتہ داروں کا بعض ایصال ثواب کے عمل کا معاملہ ہے۔ یہ ساری چیزیں رسم و رواج کے ماتحت آجاتی ہیں۔ پھر ان سے ہٹ کر جو نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل ہیں۔ وہ عادتوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بچپن سے انہیں نماز اور روزے کی عادت ہی نہیں ہوتی۔ جب کوئی شخص اُن کے پاس پہنچے۔ انہیں دین کی تعلیم دے۔ انہیں خدا اور رسول کے احکام پر چلنے کے لئے کہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ بات تو ٹھیک ہے۔ لیکن ہم نے یہ کام کبھی کئے نہیں۔ اس لئے ہم سے ایسا نہیں ہو سکتا۔ پھر

### تیسری ظلمت

اکابر کا اثر ہوتا ہے۔ یعنی قوم میں جو بڑے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کی باتیں عام لوگ رد نہیں کر سکتے۔ پس اگر کوئی چیز رسم و رواج کی زد میں نہیں آتی۔ اگر کوئی چیز عادات کی زد میں نہیں آتی۔ تو وہ اکابر کے اثر کی زد میں آجاتی ہے لوگ کہتے ہیں فلاں چوہدری صاحب جب یوں کہتے ہیں۔ فلاں رئیس صاحب جب اس طرح کہتے ہیں۔ تو ہم ان کو کس طرح چھوڑ دیں۔ یہ تو عوام کا حال ہے۔ بڑوں کے لئے تیسری ظلمت

### جتھہ بندی

کی ہوتی ہے۔ جس طرح عوام کہتے ہیں۔ ہم بڑوں کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اسی طرح بڑے کہتے ہیں۔ کہ ہم جماعت کو نہیں چھوڑ سکتے۔

### رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو طالب

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑی محبت رکھتے تھے۔ اور واقعہ میں انہوں نے ایسی شاندار قربانیاں دین اسلام کی امداد کے لئے کی ہیں۔ کہ ان کو دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ کہ کس طرح وہ شخص جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جماعت میں شامل نہیں تھا۔ آپؐ کے لئے ہر طرح قربانیاں کرتا رہا۔ ایک دفعہ ابو طالب کی قوم کے لوگ ان کے پاس آئے اور کہا۔ ابو طالب ہم نے اب تک تمہاری خاطر تمہارے بھتیجے کو کچھ نہیں کہا۔ مگر اب اس کی باتیں حد سے بڑھتی جاتی ہیں۔ وہ ہمارے معبودوں کی نسبت روز بروز ایسے الفاظ استعمال کر رہا ہے۔ جن کا سننا ہماری طاقت برداشت سے باہر ہے۔ اور اب ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر اس کی طرف سے یہی کیفیت جاری رہی۔ تو ہم تمہارا بھی لحاظ نہیں کرینگے۔ پس یا تو زور ڈال کر اس سے ہماری باتیں منوا لو۔ ہم اور کچھ نہیں چاہتے۔ وہ صرف اتنا کہے۔ کہ ہمارے معبودوں کو برا بھلا نہ کہے۔ اپنی تعلیم بے شک پیش کرتا رہے۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

لیکن ہمارے معبودوں کے نقائص اور ان کی کمزوریاں بیان نہ کرے۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو اے ابوطالب ہمیں تم کو چھوڑ دینا پڑے گا۔ ابو طالب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا۔ اور کہا اے میرے بھتیجے میری قوم کے سردار آج میرے پاس آئے تھے۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ ہم نے تیری خاطر تیرے بھتیجے کو اب تک زیادہ تکلیف نہیں دی۔ مگر اب اس کی باتیں حد سے بڑھ گئی ہیں وہ ہمارے معبودوں کی تنقیص کرتا ہے۔ وہ ان کی کمزوریاں اور نقائص بیان کرتا ہے اور یہ چیز ایسی ہے۔ جس کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ پس اپنے بھتیجے کو سمجھا لو۔ ہم اس سے اور کچھ نہیں چاہتے۔ صرف اتنا کہتے ہیں کہ وہ ہمارے معبودوں کے نقائص بیان نہ کیا کرے۔ اور جو کچھ چاہے کہتا رہے۔ جاتے ہوئے انہوں نے آخری دھمکی بھی دے دی ہے۔ کہ اے ابوطالب اگر تم اپنے بھتیجے کو سمجھاؤ گے نہیں تو ہم تم سے بھی قطع تعلق کر لیں گے۔ میں نے جیسا کہ بتایا ہے یہ چوتھی ظلمت بھی بڑی خطرناک ہوتی ہے۔ یا اگر چوتھی نہیں تو اکابر کے لحاظ سے اسے تیسری ظلمت سمجھ لو۔ بہر حال یہ ظلمت اکابر کے لئے بڑی خطرناک ہوتی ہے۔ چنانچہ ابوطالب یہ ذکر کرتے ہی رو پڑے۔ اور کہنے لگے اے میرے بھتیجے تو جانتا ہے۔ کہ قوم کا چھوڑنا کتنا گراں ہوتا ہے۔ ان کی یہ بات سنکر مجھ سے برداشت نہیں ہو سکا۔ اور میں نے تجھ کو اسی لئے بلایا ہے۔ کہ تجھ سے دریافت کروں۔ کہ آیا تو اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔

اپنے مہربان چچا کی رقت اور ان کی پرنم آنکھوں کو دیکھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے۔ آپ نے فرمایا چچا آپ نے مجھ پر جو مہربانیاں کی ہیں۔ وہ میری نظر سے پوشیدہ نہیں۔ میں ان کا شکر گزار ہوں آپ میری خاطر اپنی قوم سے نہ بگاڑیں۔ آپ لوگوں میں اعلان کر دیں۔ کہ آج سے میں نے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو چھوڑ دیا ہے۔ باقی رہا میرا فیصلہ سو خدا کی قسم اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کر کھڑا کر دیں تب بھی میں

## توحید کی تعلیم اور شرک سے نفرت

کے اظہار سے باز نہیں رہ سکتا۔ یہ ایسا شاندار جواب تھا۔ کہ ابوطالب کا دنیادار دل بھی اس کو برداشت نہ کر سکا۔ اور وہ بے اختیار ہو کر بولے نہیں۔ اگر یہی سوال آئے گا۔ تو تمہاری خاطر میں اپنی قوم کو چھوڑ دوں گا۔ تم جس طرح چاہو کہتے رہو۔ مگر یہی ابوطالب تھے۔ کہ جب وفات کے قریب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے کہا اے چچا اب تو کلمہ پڑھ لو۔ تا کہ میں خدا کے سامنے آپ کی شفاعت کر سکوں تو ابوطالب نے کہا۔ اے میرے بھتیجے تیرے دین کی میرے دل میں بڑی قدر ہے پر میں اپنی قوم کو نہیں چھوڑ سکتا۔ مرتے وقت انہوں نے اپنی قوم کی کیا لیڈری کرنی تھی۔ چند منٹ میں ان میں اور ان کی قوم میں اتنا بڑا فاصلہ ہو جانا تھا۔ جسے کوئی انسانی طاقت طے نہیں کر سکتی۔ مگر

## چند منٹ کی لیڈری

بھی ابوطالب قربان نہ کر سکے۔ پس یہ تیسری ظلمت بھی بڑی خطرناک ہوتی ہے۔

## چوتھی ظلمت

ظلمت جہل ہے یعنی جہالت اور ناواقفیت کی ظلمت دلوں پر چھائی ہوئی ہوتی ہے۔ انسان دین کی باتوں پر غور ہی نہیں کرتا۔ نئی سے نئی باتیں اس کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔ مگر اسے ان پر غور کرنے کی عادت ہی نہیں ہوتی۔ وہ کوشش ہی نہیں کرتا۔ کہ ان باتوں کو سمجھے۔ اور ان پر عمل کرنے کے لئے اپنا قدم بڑھائے۔ وہ ظلمت جہل میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہے۔ اور دین کی باتوں طرف توجہ سے کام نہیں لیتا۔

پس بہت سی ظلمتیں ہیں جو بنی نوع انسان پر چھائی ہوئی ہوتی ہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ

## انبیاء ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں

اور وہ تمام ظلمتوں کو پھاڑ کر اپنی منزل مقصود کو پا لیتے ہیں۔ کونسا نبی دنیا میں ایسا آیا۔ جو اپنی تعلیم کو پھیلانے میں ناکام رہا۔ کونسا نبی دنیا میں ایسا آیا۔ جس نے رسم و رواج کی چادر کو پھاڑ کر نہیں رکھ دیا۔ کونسا نبی دنیا میں ایسا آیا۔ جس نے عادات کی چادر کو پھاڑ کر نہیں رکھ دیا۔ کونسا نبی دنیا میں ایسا آیا۔ جس نے اکابر کا رعب خاک میں نہیں ملا دیا۔ کونسا نبی دنیا میں ایسا آیا۔ جس نے جتھہ بندی کا رعب لوگوں کے دلوں سے نہیں نکال دیا۔ آدم سے لے کر آج تک جس قدر انبیاء دنیا میں آئے وہ ان چاروں

## ظلمتوں کو دور کرنے

میں ہمیشہ کامیاب ہوئے۔ اور ان کی جماعتیں ان ظلمتوں کو پھاڑتی ہوئیں لوگوں کے دلوں تک خدا تعالے کا نور پہنچانے میں کامیاب ہوئیں۔ اور سچے مذہب کو انہوں نے پھیلایا پس جو کچھ آج تک ہزاروں سال سے ہوتا چلا آیا ہے۔

## ہم کس طرح مان لیں

کہ وہ ہمارے لئے نہیں ہو سکتا۔ بے شک ہمارے راستہ میں رسم و رواج کا پردہ حائل ہے مگر جس طرح پہلے انبیاء کی امتوں نے اس پردے کو چاک کر دیا۔ اسی طرح ہم اگر کوشش کریں۔ تو اس پردے کو چاک کر سکتے ہیں۔ بے شک ہمارے رستہ میں عادتوں کا پردہ حائل ہے۔ لیکن جس طرح پہلے انبیاء کی امتوں نے اس پردے کو چاک کر دیا۔ اسی طرح ہمارے لئے بھی وہ سامان مہیا ہیں کہ جن سے اس پردہ کو چاک کر کے ہم لوگوں کے دلوں تک پہنچ سکتے ہیں۔ بیشک جس طرح پہلے زمانوں کے اکابر اور انبیاء کی جماعتوں کے درمیان جتھہ بندی کا پردہ حائل ہوا کرتا تھا۔ ویسا ہی ہمارے درمیان اور ہمارے مخالفوں کے درمیان حائل ہے مگر جس طرح انہوں نے جتھہ بندی کے پردے کو چاک کر دیا۔ اور وہ

## صداقت کا نور

لے کر لوگوں کے دلوں تک پہنچ گئے۔ اور ان کو حلقہ بگوش دین بنا دیا۔ اسی طرح کوئی وجہ نہیں۔ کہ اگر ہم کوشش کریں۔ تو لوگوں کے دلوں تک رسائی حاصل نہ کر سکیں۔

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد زندگی وقف کرنے پر مشرقی افریقہ کا سب سے پہلا نوجوان جس نے لبیک کہا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت مبارک میں احمدیہ مشن ٹیبورا (افریقہ) کے ایک مخلص نوجوان امیری عبیدی نے حضور کا خطبہ جمعہ متعلقہ زندگی وقف کرنے سنکر اپنی زندگی وقف کر دی ہے اور ایک لمبا خط حضور کی خدمت اقدس میں ارسال کیا ہے۔ اس کے ساتھ شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ ٹیبورا کا جو خط آیا۔ اس کا خلاصہ حضور کے ارشاد کے ماتحت درج ذیل کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے۔

خطبہ جمعہ وقف زندگی کا ترجمہ سواحلی زبان میں نوجوان موصوف کو سنایا گیا۔ اس نے حضور کی تحریک پر لبیک کہا۔ اس کے مختصر حالات حسب ذیل ہیں۔ یہ نوجوان ٹبورا گورنمنٹ سیکنڈری سکول کا تعلیمیافتہ ہے۔ دوران تعلیم میں اس کے ساتھ میری واقفیت ہوئی۔ کیونکہ خاکسار دو دفعہ ہفتہ میں سکول میں مذہبی تعلیم کے لئے آیا کرتا تھا۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ سواحلی زبان میں ٹائپ شدہ اسکو پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ پھر تحفہ ویلز کا۔ پھر کشتی نوح کا۔ نوجوان مذکور نے نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ تہجد کی نماز بھی ادا کرنی شروع کر دی۔ آخر احمدی ہو گیا۔ تعلیم کے بعد پوسٹ آفس میں نوکری کر لی۔ دو سال تک گورنمنٹ نے اپنے خرچ پر اسکو تعلیم دلوائی۔ اس کا تبلیغی شوق۔ ذہانت اور اخلاص اور نیکی قابل رشک تھی۔ اس لئے میں نے بعد دعا پوسٹ ماسٹر جنرل کو خدا تعالےٰ کے توکل پر لکھا کہ اسے فارغ کر دیا جائے۔ اسنے فوراً فارغ کر دیا۔ اکتوبر ۴۳ء سے وہ میرے پاس ہے اب وہ احمدیت یا حقیقی اسلام کا ترجمہ سواحلی زبان میں بڑے شوق سے کر رہا ہے۔ اور تبلیغ بھی خوب کرتا ہے مشرقی افریقہ کا پہلا نوجوان ہے۔ جس نے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کی۔ اور عملی طور پر گورنمنٹ سروس چھوڑ کر احمدیہ مشن میں کام کر رہا ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس کا وقف قبول فرمائے جو افریقن احمدیوں کے لئے موجب ازدیاد ایمان ہوگا۔

مَیں دیکھتا ہوں ابھی تک ہماری جماعت میں

## تبلیغ کی اہمیت کا وُہ احساس

پیدا نہیں ہُوا۔ جو اس زمانہ میں اصلاح نفس اور اصلاحِ عالم کے لئے ضروری ہے۔ دو ارب دنیا میں افراد بس رہے ہیں۔ اور ان دو ارب لوگوں میں سے اس وقت تک پانچ لاکھ کے قریب احمدی ہیں۔ اگر دُنیا کی ایک کروڑ آبادی ہوتی۔ تو اس کے مقابلہ میں احمدی پانچ فیصدی ہوتے۔ لیکن چونکہ دنیا کی آبادی دو ارب کے قریب ہے اس لئے چار ہزار آدمیوں کے مقابلہ میں ایک احمدی بنتا ہے۔ گویا ابھی تک کوئی نسبت ہی آپس میں نہیں۔ اور یہ ساری منزل ابھی ہم نے طے کرنی ہے۔ ہمارے سپرد جو کام کیا گیا ہے۔ وہ ساری دنیا میں

## اسلام اور احمدیت

کو پھیلانا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ ابھی تک ہماری جماعت میں یہ احساس پوری طرح پیدا نہیں ہُوا۔ ہر دل دُکھیا نہیں، ہر دل میں اسلام کی وہ محبت پائی نہیں جاتی جو انسان کو دیوانہ اور مجنون بنا دیتی ہے۔ ہزاروں انسان ایسے ہیں۔ جن کے باپ جن کی مائیں جن کے بھائی جن کی بہنیں جن کے چچا جن کے بھتیجے جن کے ماموں جن کے بھانجے اور جن کے دوسرے کئی رشتہ دار غیر احمدی ہیں۔ وہ ان سے ملتے جلتے ہیں۔ وہ اُن سے ہر طرح کے تعلقات رکھتے ہیں لیکن ان کے دلوں میں یہ درد پیدا نہیں ہوتا کہ وہ ان کو بھی احمدی بنائیں۔ بے شک وہ اتنا کر لیتے ہیں۔ کہ جب مجھ سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں۔ کہ آپ دعا کریں کہ ہمارا باپ احمدی ہو جائے۔ ہماری والدہ احمدی ہو جائے۔ ہمارا بھائی احمدی ہو جائے۔ ہماری بہن احمدی ہو جائے۔ ہمارا فلاں رشتہ دار احمدی ہو جائے۔ مگر یہ رسمی بات تو ہر کوئی کہہ سکتا ہے۔ اگر واقعہ میں ان کے دلوں میں درد ہوتا۔ کہ وہ کیوں ابھی تک احمدیت میں شامل نہیں ہوئے۔ تو میں سمجھتا ہوں وہ

## کھانا پینا اپنے اوپر حرام

کر لیتے۔ اور اپنے اپنے غیر احمدی عزیزوں اور رشتہ داروں کے پاس جا کر بیٹھ جاتے اور کہتے یا ہم مر جائیں گے۔ اور یا پھر آپ کو ہدایت منوا کر رہیں گے۔ ہم اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے۔ ہم اس وقت تک پانی نہیں پئیں گے۔ جب تک آپ ہم سے کھل کر باتیں نہ کر لیں۔ اور ہم پر یہ ثابت نہ کر دیں۔ کہ ہم ایک غلط راستہ پر جا رہے ہیں۔ اور یا پھر آپ نہ مان لیں۔ کہ ہم سچائی پر ہیں اور آپ ایک غلط راستہ پر جا رہے ہیں۔ ہم اس وقت تک یہاں سے ہلیں گے نہیں۔ جب تک اس بات کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ اور جب تک ہم پھر مل کر ایک نہ ہو جائیں۔ ہمیں یہ دکھ اور درد تڑپا رہا ہے۔ کہ ہم اور طرف جا رہے ہیں۔ اور آپ اور طرف جا رہے ہیں۔ اب فیصلہ اسی طرح ہو گا۔ کہ یا آپ ہم پر ہماری غلطی ثابت کر دیں۔ یا ہم آپ پر آپ کے عقائد کی غلطی ثابت کر دیتے ہیں۔ پھر جس کی بھی غلطی ثابت ہو جائے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ دُوسرے کی بات مان لے۔ تاکہ یہ اختلاف دُور ہو۔ اور ہم پھر ایک دوسرے سے مل جائیں۔ میں سمجھتا ہوں اگر اس رنگ میں سب احمدی اپنے اپنے رشتہ داروں کے پاس بیٹھ جائیں۔ اور کہیں کہ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ یا ہم مر جائیں گے یا آپ سے ہدایت منوا کر رہیں گے۔ تو وہی لوگ جو تمسخر کیا کرتے ہیں۔ جو ہنسی اور مذاق سے کام لیا کرتے ہیں۔ جو گالیوں اور بدزبانیوں پر اُتر آتے ہیں۔ سنجیدگی سے باتیں کرنے لگ جائیں گے۔ اور چند دنوں میں ہی سچائی کو قبول کر کے

## اسلام اور احمدیت میں شامل

ہو جائیں گے۔ مَیں سمجھتا ہوں۔ اگر سو میں سے ایک میں بھی یہ درد ہوتا۔ اگر سو میں سے ایک میں بھی یہ جنون ہوتا۔ تو سو غیر احمدیوں میں سے پچاس اب تک احمدیت کو قبول کر چکے ہوتے۔ اور ہماری جماعت کی تعداد پانچ لاکھ نہ رہتی۔ بلکہ اب تک وہ

## پچاس لاکھ سے بھی متجاوز

ہو چکی ہوتی۔ کیونکہ ہر آدمی کے دس بیس پچاس سو رشتہ دار ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کو آسانی سے تبلیغ کر سکتا ہے۔ بہرحال اب وقت آ گیا ہے کہ جماعت تبلیغ کی طرف خاص طور پر توجہ کرے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ اب ہماری جماعت ہندوستان سے باہر تو زیادہ پھیلنی شروع ہو گئی ہے۔ اور ہندوستان میں اس کی اشاعت کم ہونی شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ اس وقت دونوں کی آپس میں جو نسبت ہے۔ وہ

## نہائت ڈراؤنی صورت

اختیار کر رہی ہے۔ میرے نزدیک سارے ہندوستان میں ہماری معلومہ جماعت اب تک تین لاکھ کے قریب ہے۔ اور ہندوستان کے باہر دوسرے ممالک میں ہماری جماعت کی تعداد دو لاکھ کے قریب ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سال دو سال کے اندر اندر بیرونی ممالک کے احمدیوں کی تعداد ہندوستان کے برابر ہو جائے گی۔ لیکن جڑ اور درخت کی یہ ایک

## خطرناک نسبت

ہے۔ جو دکھائی دے رہی ہے۔ جس جماعت نے مبلغین تیار کرنے ہوں۔ جس جماعت نے مذہب کی حفاظت کا کام سرانجام دینا ہو اس جماعت کی بنیاد بہت زیادہ وسیع ہونی چاہیئے۔

## ہٹلر

نے جس وقت جرمنی پر قبضہ کیا ہے۔ اس نے ایک کتاب لکھی۔ جس میں اس نے اس امر پر بہت لمبی بحث کی ہے۔ اس کے کام خواہ ہم کتنے ہی ظالمانہ سمجھیں۔ اس نے اپنی کتاب میں یہ ایک نہائت ہی لطیف بات لکھی ہے کہ کوئی قوم جو حکمرانی کرنا چاہے وُہ دنیا پر کبھی حکمرانی نہیں کر سکتی۔ جب تک اس کے ملک کی آبادی وسیع نہ ہو۔ وہ کہتا ہے۔

## عمارت بنانے کا اصول

یہی ہے کہ بنیاد ہمیشہ موٹی تیار کرتے ہیں۔ اور اس پر عمارت بنیاد کے مقابلہ میں چھوٹی تیار ہوتی ہے۔ اگر دو فٹ کی دیوار بنانی ہو۔ تو بنیاد تین فٹ رکھیں گے۔ اگر چار فٹ کی دیوار بنانی ہو۔ تو بنیاد چھ فٹ رکھیں گے۔ کیونکہ اگر بنیاد وسیع نہ ہو تو وہ بوجھ کو سہار نہیں سکے گی۔ اور جو عمارت تیار ہو گی۔ وہ بنیاد کے مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے گر پڑے گی۔ اسی طرح جس ملک کو خدا تعالےٰ

## صداقت اور ایمان کے لئے

چنتا ہے۔ اس ملک میں بھی صداقت کے پیرووں کی بہت زیادہ تعداد ہونی چاہیئے شروع شروع میں تو ہندوستان میں ہماری جماعت کی تعداد زیادہ تھی۔ اور بیرونی ممالک میں کم تھی۔ اگر ہندوستان میں پانچ دس ہزار احمدی تھے۔ تو باہر چند سو سے زیادہ نہیں تھے۔ اور اگر ہندوستان میں احمدیوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہونچ گئی۔ تو بیرونی ممالک میں پندرہ بیس ہزار تک احمدیوں کی تعداد ہو گئی۔ مگر اب ان دونوں نسبتوں میں بڑا بھاری فرق پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ جہاں تک بیرونی ممالک میں

## جماعت احمدیہ کی تعداد

کا ترقی کرنا ہے۔ ہم اسے خدا کا فضل سمجھتے ہیں۔ لیکن جہاں تک ہندوستان میں ہماری جماعت کی تعداد کا کم ہو جانا ہے یہ ایک نہائت ہی تشویشناک امر ہے۔ بیرونی ممالک میں سے سماٹرا جاوا اور بورنیو کی جماعتوں کو ملا کر اسی طرح افغانستان کی جماعت کو (گو یہ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی قائم ہے) اور مشرقی افریقہ کی جماعتوں کو ملا کر۔ پھر فلسطین اور مصر وغیرہ کی جماعتیں ملا کر بہت بڑی تعداد بن جاتی ہے۔ اس کے بعد ہم مغربی افریقہ میں چلے جائیں۔ تو وہاں بھی مختلف علاقوں میں ہزاروں احمدی پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح یورپ کے مختلف حصے ہیں۔ جہاں احمدی پائے جاتے ہیں۔ امریکہ کے کئی علاقے ہیں جہاں جماعتیں قائم ہیں۔ دُنیا کے بعض ممالک تو ایسے ہیں۔ کہ وہاں بیس بیس تیس تیس ہزار احمدی موجود ہیں۔ ان ساری جماعتوں کو ملا لیا جائے۔ تو بیرونی ممالک میں دو لاکھ کے قریب احمدی بن جاتے ہیں۔ اگر بیرونی ممالک کی جماعتیں اسی طرح بڑھتی چلی گئیں۔ تو نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ

## کفر پر حملہ کی ابتداء

ان کے ہاتھوں میں چلی جائے گی۔ اور ہندوستان کی مرکزیت جاتی رہے گی۔ چونکہ موجودہ زمانہ میں دین کا آغاز قادیان سے ہُوا ہے۔ اور دین کی باتیں صحیح طور پر جاننے والے قادیان کے ہی لوگ ہیں۔ اس لئے دینی امور کے متعلق فیصلہ کرنے کا حق قادیان ہی رکھتا ہے۔

مگر جب بیرونی ممالک کے احمدی تعداد میں زیادہ ہو جائیں گے۔ تو وہ دینی امور کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرینگے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جس طرح عیسائیت جب مرکز میں کمزور ہو گئی۔ اور باہر زیادہ پھیلنی شروع ہو گئی۔ تو انہوں نے عیسائیت کو اپنے رنگ میں ڈھال لیا۔ اور بجائے توحید کے تثلیث کا عقیدہ اختیار کر لیا۔ اسی طرح اگر مرکز میں احمدیت کمزور ہو گئی۔ تو باہر کے لوگ دینی امور کی باگ اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کریں گے۔ اور چونکہ وہ احمدیت سے ناواقف ہوں گے۔ اس لئے احمدیت کو بدل ڈالینگے

پس ہماری جماعت اس وقت

**ایک نہایت ہی نازک مرحلہ**

پر آ پہنچی ہے۔ اور ضروری ہے کہ ہم اپنے دانتوں میں زبان دبا کر اور پوری طرح کمر کس کر ہندوستان میں اپنی تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ آئندہ ایک صدی تک بیرونی ممالک میں احمدیوں کی تعداد جس نسبت سے ترقی کرے۔ اس سے کئی گنا بڑھ کر ہندوستان میں ہماری جماعت پھیلے۔ گویا بیرونی ممالک کے مقابلہ میں زیادہ سرعت سے ہندوستان میں احمدیت پھیلنا شروع کر دے۔ کیونکہ ہندوستان ہی وہ ملک ہے۔ جس کے رہنے والے اردو زبان جانتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کو زیادہ سمجھ سکتے ہیں۔ جو بار بار قادیان آسکتے ہیں۔ جو ہم سے مل کر دینی مسائل کو عمدگی سے سیکھ سکتے ہیں۔ جو ہماری تربیت کے زیر اثر دوسروں تک دین کی باتیں پہنچا سکتے ہیں۔ جن کے علماء ہماری نگرانی میں تیار ہو کر دین کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھ سکتے اور دوسروں کو سمجھا سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ لازمی بات ہے کہ جب

**ہندوستان میں احمدیوں کی کثرت**

ہوگی۔ تو باقی ممالک کے لوگ اگر دین سیکھنا چاہیں گے۔ تو ہندوستان کے لوگوں سے ہی سیکھیں گے۔ اور وہ اپنے آپ کو دینی امور میں ہندوستان کا تابع سمجھیں گے۔ لیکن اگر بیرونی ممالک میں احمدیوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ اور ہندوستان میں احمدیوں کی تعداد کم رہی۔ تو وہ سمجھیں گے۔ کہ اب ہم لوگ اس بات کا حق رکھتے ہیں۔ کہ دین کے معاملات میں دخل دیں۔ اور چونکہ وہ خود دینی باتوں سے پورے واقف نہ ہوں گے۔ اس لئے نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ دین بدل جائے گا۔ اور اس میں غلط باتیں شامل ہو جائیں گی۔

پس یہ

**ایک نہایت خطرناک موقعہ**

پیدا ہو گیا ہے۔ جس سے میں جماعت کو ابھی سے ہوشیار کر دیتا ہوں۔ میں نے متواتر جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں ابھی تک ہماری جماعت میں تبلیغ کا احساس پیدا نہیں ہوا۔ آج میں پھر ان کے سامنے یہ بات کھول کر رکھ دیتا ہوں کہ

**اگر جماعت نے تبلیغ کی طرف توجہ نہ کی**

اور اگر ہندوستان کی جماعت اس میدان میں بیرونی ممالک سے کئی گنا نہ بڑھ گئی۔ تو دین خطرناک ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ اور پیشتر اس کے کہ وہ پنپے۔ اس پر مرجھانے کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔ کوئی عمارت جو پتلی بنیاد پر کھڑی کی جائے کبھی اونچی نہیں ہو سکتی۔ جب بھی وہ اونچی ہوگی ٹیڑھی ہو جائے گی۔ اور جب اور زیادہ اونچی ہوگی تو گر جائے گی۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ ہماری بنیاد چھوٹی ہے۔ اور اوپر کی دیوار جلد جلد چوڑی ہو رہی ہے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ اس بنیاد کو اور زیادہ چوڑا کیا جائے۔ اور پھر اس بنیاد کو ہم چوڑا ہی کرتے چلے جائیں۔ تاکہ اس پر جو بھی عمارت تیار ہو وہ بنیاد کے مقابلہ میں چھوٹی ہو۔ اور پھر جوں جوں وہ عمارت اونچی ہو۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم بنیاد کو اور بھی وسیع کرتے چلے جائیں۔ تب احمدیت مضبوط اور محفوظ ہاتھوں میں ہو گی اور تب خدا کا دین ایک لمبے عرصہ تک محفوظ و مصئون صورت میں چلتا چلا جائیگا۔

میں نے بعض جماعتوں کو خصوصیت سے تبلیغ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں کچھ بیداری بھی پائی جاتی ہے مگر ابھی میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ انہوں نے کچھ کام بھی کر کے دکھایا ہے یا نہیں۔ مثلاً

**لاہور کی جماعت**

کو میں نے تبلیغ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ وہاں سینکڑوں کی جماعت ہے۔ مگر تبلیغ کرنیکا صرف ۲۵ پچیس ۳۰ تیس لوگوں نے وعدہ کیا۔ اور پھر اُن ۲۵ پچیس ۳۰ تیس لوگوں کی کارگذاری کی جو پہلی رپورٹ میرے سامنے آئی۔ اس میں دس پندرہ کی نسبت یہ لکھا ہوا تھا۔ کہ انہوں نے کہا۔ ہم نے اس ہفتہ میں تبلیغ یہ کی ہے۔ کہ اسلام کی ترقی کے لئے دعا کی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تبلیغ کا ایک ذریعہ دعا بھی ہے۔ مگر جب تبلیغی رپورٹ پیش کی جا رہی ہو۔ تو اس وقت یہ کہنا کہ ہم نے اس ہفتہ صرف دعا کی ہے۔ دین اور مذہب سے تمسخر کرنا ہے۔ گویا اوّل تو سینکڑوں کی جماعت میں سے صرف پچیس تیس آدمیوں نے اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے پیش کیا۔ اور پھر وہ پچیس تیس جنہوں نے وعدہ کیا تھا۔ ان میں سے بھی اکثر میدانِ جنگ سے بھاگ گئے۔ حالانکہ لاہور کی جماعت میں سے تین چار سو بلکہ پانچ سو کے قریب ایسے آدمی نکل سکتے ہیں۔ جو تبلیغ کریں۔ اور قادیان میں سے تو تین چار ہزار آدمی مختلف علاقوں میں تبلیغ کے لئے جا سکتے ہیں۔ میں نے گذشتہ دنوں یہاں تبلیغ کے لئے

**حلقے مقرر کرنے کی ہدایت**

دی تھی۔ اور میری غرض یہ تھی۔ کہ لوگ وہاں متواتر جائیں۔ اور تبلیغ کریں۔ مگر انہوں نے بھی تبلیغ کو ایک تمسخر کا ڈھانچہ بنا کر رکھ دیا۔ چنانچہ مجھے بتایا گیا۔ کہ ارد گرد کے چند علاقوں میں پندرہ دن میں ایک دفعہ چالیس پچاس آدمی گئے۔ اور انہوں نے تبلیغ کی حالانکہ میرا منشاء یہ تھا۔ کہ حلقے مقرر کر کے مختلف لوگوں کے سپرد کر دئے جائیں۔ اور ان کا یہ فرض قرار دیا جائے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے تمام دیہات میں متواتر جائیں اور تبلیغ کریں۔ تبلیغ کے لئے ایک وسیع حلقہ میں پندرہ دن کے بعد ایک روز جانے کے کوئی معنے ہی نہیں۔ قریب کے گاؤں میں ہر دوسرے دن انسان تبلیغ کے لئے جا سکتا ہے۔ بلکہ اگر کوشش کرے تو روزانہ بھی جا سکتا ہے۔ مگر انہوں نے اتنا ہی کافی سمجھ لیا۔ کہ پندرہ دن کے بعد ایک دن سیر کے لئے نکل گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تبلیغ کی کوئی اہمیت ہی دلوں میں باقی نہیں رہی۔ اور جب بھی کوئی کام کیا جاتا ہے۔ معمولی سا قدم اٹھا کر یہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ ہم نے بہت بڑا کام کر لیا۔ حالانکہ قادیان میں تین چار ہزار آدمی موجود ہیں۔ اگر ہر شخص

**سچا احمدی**

ہوتا۔ تو اس کے اندر ایک جنون ہونا چاہئیے تھا۔ کہ میں احمدیت کو پھیلاؤں۔ اور یہ جنون اس حد تک بڑھا ہوا ہوتا۔ کہ اگر ان میں سے کسی شخص کو روٹی کھانے کے لئے کہا جاتا۔ تو وہ کہتا کہ میں روٹی اس وقت تک نہیں کھا سکتا۔ جب تک دین کی کچھ نہ کچھ تبلیغ نہ کر لوں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض لوگوں کے کام مرکزی ہوتے ہیں۔ مگر یہ تو نہیں کہ جو لوگ تبلیغ کے لئے نہیں جاتے۔ وہ سب کے سب مرکزی کاموں میں مصروف ہیں۔ اگر قادیان کے چار ہزار افراد میں سے تین ہزار نو سو پچاس دین کا مرکزی کام کر رہے ہوتے۔ جسے چھوڑ کر باہر جانا ان کے لئے ناممکن ہوتا۔ تو میں مان لیتا۔ کہ وہ چالیس پچاس جو تمسخر کے طور پر پندرہ دن کے بعد ایک دفعہ بٹالہ یا امرتسر چلے جاتے ہیں۔ ان کا پندرہ روزہ تبلیغ کے لئے باہر جانا اپنے اندر کوئی معقولیت رکھتا ہے۔ مگر میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ ان تین ہزار نو سو پچاس لوگوں میں سے اکثر ایسے ہیں۔ جو مرکز میں

**دین کا کوئی کام نہیں کرتے**

وہ رات دن دنیا کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ کوئی اپنی تجارت کے کام میں لگا ہوا ہے۔ کوئی زراعت کے کام میں لگا ہوا ہے۔ کوئی صنعت و حرفت کے کام میں لگا ہوا ہے۔ دین سے ان کو کوئی مس ہی نہیں جب حالت یہ ہے۔ تو اُن پچاس آدمیوں نے کرنا ہی کیا ہے۔ اور ان کا اثر ہی کیا ہوگا۔ اور وہ بھی ایسی حالت میں کہ پندرہ روز کے بعد ایک دن اُٹھے اور دورہ کرنے کیلئے چلے گئے۔ جیسے کوئی شخص سیر کرنے کیلئے چلا جاتا ہے۔ حالانکہ قادیان میں ہی اتنے احمدی موجود ہیں۔

کہ اگر سچے طور پر ان میں اخلاص ہوتا۔ ان میں تقویٰ ہوتا۔ ان میں دین کی محبت ہوتی۔ تو وہ ہزارہا کی جماعت اب تک بڑھا چکے ہوتے۔ پھر جوں جوں جماعت بڑھتی چلی جاتی۔ دائرہ تبلیغ کو بھی ہم وسیع کر سکتے تھے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ اسی طرح باہر کے لوگوں کا حال ہے۔ بعض جماعتوں پر سالہا سال گزر جاتے ہیں۔ مگر ان میں

کوئی نیا احمدی داخل نہیں ہوتا

جسکی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ وہ تبلیغ نہیں کرتے سستی ان پر چھا جاتی ہے۔ دین ان کا کمزور ہو جاتا ہے۔ اور مذہبی احکام پر عمل بہت کم ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں انکی نمازوں میں بھی سستی آجاتی ہے انکے روزوں میں بھی سستی آجاتی ہے۔ انکی زکوٰۃ میں بھی سستی آجاتی ہے۔ ان کے صدقہ و خیرات میں بھی سستی آ جاتی ہے۔ بے شک چندہ ایسی چیز ہے۔ جس کے متعلق ہماری جماعت میں بیداری پائی جاتی ہے۔ مگر وہ بیداری شاید اسلئے ہے۔ کہ

## بیت المال کا صیغہ دعوۃ و تبلیغ سے زیادہ احساس

اپنے اندر رکھتا ہے۔ ان کو فکر ہے۔ کہ اگر چندہ پورا نہ ہؤا۔ تو سلسلہ کے کام بند ہو جائینگے۔ اور لوگ اعتراض کریں گے۔ لیکن دعوۃ و تبلیغ والوں کو یہ کوئی فکر نہیں۔ کہ وہ نئے آدمی جماعت میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ جماعت کو بھی اس کے متعلق کوئی احساس نہیں۔ اگر ہم نے کوئی کام نہ کیا۔ تب بھی جماعت کوئی اعتراض نہیں کرے گی۔

بہر حال ہماری جماعت میں تبلیغ کے متعلق

خطرناک طور پر سستی

پائی جاتی ہے۔ جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اسکو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ ابھی یہ خطرہ نمایاں نہیں ہؤا۔ کیونکہ جنگ کی وجہ سے بیرونی ممالک کی تبلیغ پر زیادہ زور نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن اس خطرہ سے آنکھیں بند کر لینا

انتہائی طور پر نادانی اور حماقت

ہے۔ میرے اعلان پر سینکڑوں لوگوں نے اپنی زندگیاں اسلام کی تبلیغ کے لئے وقف کی ہیں۔ اور بیسیوں مبلغ ہیں۔ جو بیرونی ممالک کی تبلیغ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ ہندوستان سے باہر تبلیغ کے لئے بھجوا دیئے جائیں گے اور جیسا کہ گذشتہ تجربہ بتا رہا ہے۔ جب یہ لوگ تبلیغ کے میدان میں نکل کھڑے ہوئے۔ تو انشاء اللہ ہر علاقہ میں یکدم ہزاروں لوگ ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے شروع ہو جائیں گے۔ باہر کے لوگوں میں ہندوستان کے لوگوں سے زیادہ بیداری پائی جاتی ہے۔ چنانچہ جس جس ملک میں ہم نے اپنے مبلغ بھجوائے ہیں۔ وہاں ہزاروں لوگوں نے بیعت کر لی ہے۔ پس جب بیسیوں مبلغ باہر کے ممالک میں تبلیغ کے لئے بھجوائے گئے۔ تو چند سالوں میں ہی لاکھوں لوگ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں داخل ہو جائیں گے۔ مگر یہ بات ہندوستان کے لوگوں کے لئے

نہایت ہی شرمناک

ہوگی۔ اور اس صورت میں باہر کے لوگوں کی باگ سنبھالنا بھی ان کے لئے سخت مشکل کام ہو جائے گا۔ وہ لوگ کہیں گے۔ کہ تمہارا کیا حق ہے۔ کہ ہماری رہنمائی کرو۔ ہم تعداد میں تم سے زیادہ ہیں۔ ہم قربانیوں میں تم سے زیادہ ہیں۔ اور تم ہمارے مقابلہ میں کوئی نسبت نہیں رکھتے۔ اس لئے لوگوں کی رہنمائی کا حق ہمیں حاصل ہونا چاہیئے۔ اور مرکز ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہم جس طرح چاہیں۔ دین کی اشاعت کا کام کریں۔ تب

احمدیت کے لئے وہی خطرہ

کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ جو روما میں عیسائیت کے لئے پیدا ہوئی۔ جب فلسطین میں عیسائیوں کی تعداد کم ہو گئی۔ اور اٹلی میں عیسائیت زیادہ پھیلنی شروع ہوئی۔ تو عیسائیت کا مرکز فلسطین نہ رہا۔ بلکہ اٹلی بن گیا۔ اور چونکہ وہ مرکز کفر تھا۔ اس لئے عیسائیت کفر کے رنگ میں رنگین ہونی شروع ہو گئی۔ اسی طرح قادیان کی نگرانی کے بغیر جو مرکز بنے گا۔ چونکہ وہ قادیان کے مقدس ماحول کے زیر اثر نہیں ہوگا۔ اس لئے وہ مرکز دین کے لئے تباہی کا موجب ہوگا۔ اس کے لئے کسی خیر اور برکت کا موجب نہیں ہوگا۔ پس میں ایک دفعہ پھر جماعت کو ہوشیار کر دیتا ہوں۔ کہ اسے ہندوستان کی تبلیغ کی اہمیت سمجھنی چاہیئے۔ میں جماعت کو بتا دیتا ہوں۔ کہ اس وقت ہندوستان کی مرکزی حیثیت خطرے میں ہے۔ اگر جلد ہی ہندوستان کے احمدیوں نے اپنے اندر چستی اور ہوشیاری پیدا نہ کی۔ تو قادیان جو ہمارا تبلیغ کا مرکز ہے۔ اور ہندوستان جو اس مرکز کا ماحول ہونے کی وجہ سے تمام دنیا میں احمدیت کی تبلیغ اور اسکی اشاعت کے لئے بنیادی طور پر ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں کمزوری اور ضعف کے آثار پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اور ایسی صورت پیدا ہو جائیگی۔ کہ بجائے اس کے کہ ہندوستان کے لوگ دوسروں کی اصلاح کریں اور انہیں دینی مسائل سکھائیں۔ وہ اور لوگوں کے رحم پر ہوں گے۔ کہ وہ جس طرح چاہیں۔ ان سے سلوک کریں اور جس طرح چاہیں دین کو بدلتے چلے جائیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں ہندوستان دوسرے ممالک سے تعلیم حاصل کرنے کا محتاج قرار دیا جائے گا۔ گو ہوگا نہیں۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ

میری آخری تنبیہ

جماعت کی اصلاح اور اسکی بیداری کا موجب ہوگی۔ میں اس کو آخری تنبیہ اس لئے کہتا ہوں۔ کہ وقت ایسا نازک آگیا ہے۔ کہ چند مہینوں یا چند سالوں کے اندر اندر بیرونجات میں نہایت سرعت کے ساتھ احمدیت پھیلنے والی ہے۔ اور جنگ کے بعد ان جماعتوں کے بڑھنے کا زبردست طور پر امکان پایا جاتا ہے۔ پس پیشتر اسکے کہ بیرونجات کے احمدی مرکز کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کریں۔ اور ہندوستان کے لوگوں کی راہنمائی کا حق جاتا رہے۔ چاہیئے کہ ہندوستان میں ہماری جماعت کے افراد اپنی تعداد کو موجودہ تعداد سے کئی گنا بڑھا کر دکھا دیں۔ اور پھر تعلیم و تربیت کی طرف بھی توجہ کریں۔ تاکہ ہندوستان کا حق قائم رہے۔ اور اسکی راہنمائی پر کوئی اور ملک قبضہ نہ کرلے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعتیں اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں گی۔ اور نہ صرف تعداد میں اپنے آپ کو بڑھانے کی کوشش کریں گی۔ بلکہ تنظیم میں بھی دوسروں کے لئے نمونہ بنیں گی۔ میرا منشاء ہے۔ کہ

## پرائیویٹ سکرٹری کے ساتھ ایک اور سکرٹری

ایسا مقرر کروں۔ جس کا کام ہندوستان کے لوگوں کو تبلیغ کی طرف توجہ دلانا ہو۔ اس کا یہ بھی کام ہوگا۔ کہ وہ بیعتوں کا نقشہ تیار کرکے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد اخبار میں شائع کرتا رہے تاکہ جماعتوں کو یہ معلوم ہوتا رہے۔ کہ انہوں نے تبلیغی لحاظ سے کیا جدوجہد کی ہے۔ اور جو جماعتیں غافل اور سست ہوں۔ وہ بھی بیدار ہونے کی کوشش کریں۔ اس طرح جو مبلغین باہر جاتے ہیں۔ ان سے بھی کہا جائیگا۔ کہ فلاں فلاں علاقہ میں جماعتیں کم ہیں۔ ان علاقوں میں احمدیت کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ میں سمجھتا ہوں۔ ہمیں تبلیغی نقطۂ نگاہ سے

شہروں کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے

مثلاً دہلی ہے۔ لکھنؤ ہے۔ لاہور ہے۔ امرتسر ہے۔ پشاور ہے۔ راولپنڈی ہے۔ ملتان ہے منٹگمری ہے۔ کیونکہ شہروں میں تنظیم اور تربیت نسبتاً آسان ہوتی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ دیہات میں تبلیغ ضروری نہیں۔ دیہات اس بات کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔ کہ ان کی طرف توجہ کی جائے۔ مگر گاؤں کے لوگوں میں عام طور پر ابھی ایسا ملکہ پیدا نہیں ہؤا۔ کہ وہ دوسروں کو احمدیت سکھا سکیں۔ بعض گاؤں ایسے ہیں۔ جہاں صرف ایک دو دفعہ ہمارا کوئی مولوی گیا۔ تو وہاں کے لوگوں نے اس سے احمدیت کی بعض باتیں سیکھ لیں۔ اس سے زیادہ ان کو دین کا کوئی علم نہیں۔ پس شہروں کی جماعتوں کو مضبوط کرکے اردگرد کے علاقوں کے لئے تعلیمی مرکز بنائے جائیں تاکہ گاؤں والے آسانی کے ساتھ وہاں مسائل دین سیکھ سکیں۔

شہروں میں تعلیمی مرکز قائم کرکے چاہیئے

کہ گاؤں کی جماعتوں کو تحریک کی جائے۔ کہ اپنا ایک ایک نمائندہ وہاں بھجوا دیں۔ تا چار پانچ ماہ میں دین کے بڑے بڑے مسائل سیکھ لے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ سارے علاقہ میں علم دین پھیل جائے اور ہر گاؤں میں کوئی نہ کوئی شخص ایسا موجود ہے۔ جو احمدیت کو خود بھی سمجھتا ہو۔ اور دوسروں کو بھی سمجھا سکتا ہو۔ اسی طرح ضروری ہے۔ کہ بیرونجات کی جماعتیں اپنا ایک ایک طالب علم تعلیم

حاصل کرنے کے لئے قادیان بھی بھجوائیں۔
میرے نزدیک

## دعوۃ و تبلیغ والوں کو

ایک سال کا کورس ایسا تیار کرنا چاہیئے جو باہر سے آنے والے لوگوں کو پڑھایا جا سکے اور جس کو پڑھ کر وہ سلسلہ کے ضروری مسائل سے اچھی طرح آگاہ ہو جائیں۔ اس کورس کی تیاری کے بعد ہر جماعت پر یہ واجب کر دیا جائے۔ کہ جس طرح وہ چندے دیتی ہے۔ اسی طرح ہر جماعت آئندہ اپنا

### ایک ایک آدمی

بھی تعلیم کے لئے قادیان بھیجا کرے۔ اس کا سال بھر کا خرچ وہاں کی جماعت کو خود برداشت کرنا پڑے گا۔ جب ایک لڑکا تعلیم حاصل کر کے واپس چلا جائے۔ تو اگلے سال جماعت دوسرا طالب علم بھجوا سکتی ہے۔ بہرحال

### ہر جماعت کو مجبور کیا جائے

کہ جس طرح وہ روپیہ کی صورت میں چندہ دیتی ہے۔ اسی طرح وہ آدمیوں کی صورت میں بھی چندہ پیش کرے۔ تاکہ ہندوستان کے ہر علاقہ میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں۔ جو مسائل دینیہ سے پوری طرح آگاہ ہوں۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر یہ دونوں طریق اختیار کئے جائیں۔ تو جماعت میں ایک عظیم الشان بیداری پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن جب تک یہ انتظام نہ ہو جس جس کو جو کچھ آتا ہے اُسی کو لیکر وہ باہر نکل جائے۔ اور لوگوں کو تبلیغ کرنا شروع کر دے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔

### تبلیغ کا بہترین طریق

یہ ہے۔ کہ انسان اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس چلا جائے۔ اور اُن سے کہے کہ اب میں نے یہاں سے مر کر ہی اٹھنا ہے ورنہ یا تم مجھ کو سمجھا دو۔ کہ میں غلط راستہ پر ہوں۔ اور یا تم سمجھ جاؤ کہ تم غلط راستے پر جا رہے ہو۔ اس عزم اور ارادہ سے اگر ساری جماعت کھڑی ہو جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ ابھی ایک سال بھی ختم نہیں ہوگا۔ کہ ہماری ہندوستان کی جماعت میں صرف احمدیوں کے رشتہ داروں کے ذریعہ ہی ایک لاکھ آدمی بڑھ جائیں گے۔ سوال صرف ہمت کا ہے۔ اگر لوگ ہمت کریں اور اس ارادہ کو پورا کرنے کے لئے عملی قدم اٹھائیں۔ تو بہت جلد اس کے نیک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ اپنی اس اہم ذمہ واری کو سمجھے اور اپنے اندر چستی اور بیداری پیدا کر کے تبلیغ احمدیت کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جائے۔ ورنہ نہایت ہی خطرناک ایام قریب آرہے ہیں۔ جیسے عذاب کی آندھی اٹھتی ہے تو دُور سے اُس کی سُرخی نظر آتی ہے۔ جسے دیکھتے ہی دل کانپ اُٹھتے ہیں۔ اسی طرح کی سُرخی میں بھی فضا میں دیکھ رہا ہوں۔ اور وہ دن مجھے قریب آتے نظر آرہے ہیں۔ جب ہندوستان اپنی راہنمائی کا حق کھو بیٹھے گا۔ کیونکہ بیرونی ممالک میں احمدی زیادہ ہو جائیں گے۔ اور ہندوستان میں کم ہو جائیں گے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس نہایت ہی نازک موقع پر ہماری راہنمائی کریگا۔ مگر ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ ہم وقت پر بیدار ہو جائیں۔ مستقبل کے آثار کو پہچان لیں اور اُن کے مطابق اپنے اندر تغیر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ +

---

## امتحان اطفال احمدیہ

اطفال احمدیہ کا "شمائل احمدؑ" کے نصف ثانی (ص۵۱ تا آخر) کا امتحان انشاء اللہ ۱۷ ماہ نبوت (نومبر) کو منعقد ہوگا۔ دارالامان کے تمام اطفال کے لئے اس امتحان میں شرکت لازمی ہے۔ اور بیرونجات کے اطفال احمدیہ کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شریک ہونا چاہیئے ابھی سے امتحان کی تیاری شروع کر دی جائے۔ قائدین و زعماء اور مربیان صاحبان امیدواران کی فہرستیں بھجوا دیں جزاکم اللہ۔ خاکسار مشتاق احمد
مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

---

## یوم تبلیغ اور احمدی احباب

۱۶ جولائی ۱۹۴۴ء بروز اتوار یوم التبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب مقرر ہے۔ احباب ابھی سے تیاری کریں۔ اور وہ دن غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ پر صرف کریں۔
(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

---

## شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی رحمۃ اللہ علیہ

(از مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

شیخ اسمٰعیل سرساوی بھی رخصت ہوگئے
اللہ اللہ کس قدر تھے صاف گو و پاک خو
چھوڑ کر اپنا وطن آئے یہیں کے ہو رہے
مہدیٔ موعود کے ارشاد سُن کر جھومتے
تھے معلم۔ مدرسے میں خوب ہی تعلیم دی
دبکے رہنے کی نہ عادت تھی مگر دل کے تھے نرم
عمر درویشی میں گذری سادگی ان کا شعار۔
وضعداری کو نباہا اپنی آخر عمر تک
شیخ یعقوب علی عرفانی کی آل اولاد سے
جنت الفردوس میں اللہ کرے درجے بلند

راہیٔ ملکِ بقاؤ باغِ جنت ہوگئے
دیکھنے والے عموماً محوِ حیرت ہوگئے
صدقِ دل سے شاملِ اصحابِ ہجرت ہوگئے
اور کہتے ہم غریب اربابِ حکمت ہوگئے
سینکڑوں شاگردیوں مرہونِ منت ہوگئے
رفتہ رفتہ واقفِ رازِ اخوت ہوگئے
آتے ہی آمادۂ تائید و نصرت ہوگئے
پھر نہ چھوڑا جب شریکِ بزمِ الفت ہوگئے
اُنس تھا ایسا۔ مثالِ حُبِّ ملت ہوگئے
احمدی سب طالبِ غفران و رحمت ہوگئے

جون کی پچیس (۲۵)۔ چوالیس (۱۹۴۴ء) سن عیسوی
وہ رفیقِ محترم اکملؔ کے رخصت ہوگئے

---

## شاہی تحقیقاتی کمیشن میں ریاست جموں و کشمیر میں ایک اہم شہادت

۲۹ جون کو سرینگر میں شاہی تحقیقاتی کمیشن برائے اصلاحات (ریاست جموں و کشمیر) میں مولوی عبد اللہ ناصر الدین صاحب مولوی فاضل وید بھوشن کادیہ تیرتھ کی جماعت احمدیہ کی طرف سے اہم شہادت ہوئی۔ مولوی صاحب کی آمد کا شہرہ سنکر وزیٹر گیلری میں کافی ہجوم ہو گیا۔

مولوی صاحب نے ویدوں سمرتیوں اور بعض ودوان ہندوؤں کے اقوال سے ثابت کیا۔ کہ ویدک دھرم کی رُو سے گائے کا ذبیحہ قربانی اور اس کا کھانا نہ صرف درست اور واجب ہے۔ بلکہ باعث ثواب ہے۔ نیز آپ نے بتلایا۔ کہ وید کی رُو سے کسی ہندو کے مذہب تبدیل کرنے پر جائیداد ضبط نہیں ہونی چاہیئے۔

جب آپ نے وید منتر اور سمرتیوں کے شلوک پڑھے۔ تو ممبرانِ کمیشن اور حاضرین خاص طور پر متاثر ہوئے۔ جب آپ اپنی تحریر کردہ شہادت پڑھ چکے۔ تو ممبروں اور صدر نے آپ پر جرح کی۔ آپ کی شہادت پونے دو گھنٹے جاری رہی۔
(نامہ نگار)

---

## شمالی بنگال کی احمدیہ کانفرنس

چودھویں سالانہ احمدیہ کانفرنس شمالی بنگال ۱۱ جون ۱۹۴۴ء جامع مسجد احمدیہ بمقام رنگپور میں زیر صدارت خان صاحب مولوی مبارک علی صاحب منعقد ہوئی۔ ۱۰ جون کو پرونشل امیر صاحب کی مجلس شوریٰ ہوئی۔ صوبہ بنگال کے تمام حصوں سے احمدی صاحبان و نمائندگان موجود تھے۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب۔ مولوی سید

اعجاز احمد صاحب اور مولوی مظفر الدین چودھری صاحب بی۔اے اور دو پراونشل مبلغ صاحبان شامل ہوئے تھے۔ تمام لیکچرز دلچسپی سے سُنے گئے۔ سامعین میں سے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندو اور غیر احمدی صاحبان بھی تھے۔ (پریذیڈنٹ احمدیہ ایسوسی ایشن رنگپور)

## سندھ کی جماعتوں کو اطلاع

پراونشل انجمن صوبہ سندھ کے عہدیداران کے جدید انتخاب کے لئے جناب امیر صاحب سندھ پراونشل انجمن احمدیہ سے تعیین تاریخ و مقام کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہے۔ فیصلہ ہو جانے پر اخبار میں اعلان کر دیا جائے گا۔ دوست ابھی سے بہترین اور موزون ترین عہدہ داروں کے انتخاب کے لئے غور و خوض فرمانا شروع کر دیں۔ تاخیر ہو جانے کی وجہ سے ممکن ہے کوئی نزدیک کی تاریخ مقرر ہو جائے۔ اور اعلان کے بعد شاید سوچنے کے لئے زیادہ وقت نہ مل سکے۔ اس لئے یہ اعلان پہلے کر دیا گیا ہے۔ فقط

خاکسار احمد دین سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سندھ

### اعلان

تعلیم الاسلام کالج قادیان میں لیبارٹری اسسٹنٹ کی دو آسامیاں پُر کرنے کے لئے امیدواروں کی درخواستوں کی فوری ضرورت ہے۔ ایک آسامی -/۴۰ روپے کی اور دوسری -/۳۰ روپے ماہوار تنخواہ معہ مہنگائی الاؤنس ہے۔ درخواست کنندگان کو اپنی تعلیم۔ قابلیت تجربہ عمر وغیرہ کے متعلق مفصل ذکر اپنی درخواست میں کرنا چاہیئے۔ درخواست پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش کے ساتھ آنی چاہیئے۔ (پرنسپل)



### اعلان نکاح

میری ہمشیرہ بتول بیگم صاحبہ کا نکاح بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر مورخہ ۲۱/۶ کو بعد نماز عصر مسجد دارالفضل قادیان میں شیخ عبدالعزیز صاحب ساکن کھارا کے ساتھ سید احمد علی صاحب سیالکوٹی نے پڑھا۔ خداوند کریم بابرکت فرماوے

رشید احمد — قانونگوئی اوکاڑہ

## حافظ احمد صاحب آف پٹی کا چیلنج منظور

۳/ جولائی حافظ احمد صاحب لیڈر اہلحدیث کے مکان پر میرا ان سے مسئلہ ناسخ و منسوخ فی القرآن پر تبادلۂ خیالات ہوا۔ حافظ صاحب نے فرمایا۔ قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ جو نہیں مانتا وہ دہریہ اور ملحد ہے۔ اس کے بعد دو منسوخ آیات قرآن کریم سے پیش کیں۔ ایک والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجھم الآیۃ (بقرہ) دوسری ان یکن مائۃ صابرۃ الآیۃ سورہ انفال۔ میں نے ان ہر دو آیات کی صحیح تفسیر و تشریح کر کے بتایا کہ ان میں کوئی آیت بھی منسوخ نہیں۔ بلکہ دو الگ الگ حکم الگ الگ حالتوں اور موقعوں کی وجہ سے ہیں۔ آپ ایک آیت کو ناسخ اور دوسری کو منسوخ قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو اختلاف سے منزہ قرار دیا ہے۔ فرمایا افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔ اس آیت کے ہوتے ہوئے آپ جیسے علماء کا قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ ماننا اس کی تکذیب کرنا ہے۔

اس پر حافظ صاحب نے مجھے چیلنج دیا۔ کہ اس موضوع پر باقاعدہ مناظرہ کر لو۔ نیز مرزا صاحب کی صداقت پر بھی بحث کر لو۔ اور رمضان کے بعد کوئی تاریخ مقرر کر لو۔

میں نے مرزا ارشد بیگ صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پٹی سے مشورہ کر لیا ہے ہمیں حافظ صاحب کا چیلنج منظور ہے۔ وہ جب چاہیں ہم سے پٹی میں ان ہر دو مسائل پر بحث کر لیں۔

اگر حافظ صاحب تحریری مناظرہ نہیں کر سکتے۔ تو تقریری مناظرہ بھی منظور ہے۔ نیز مرزا ارشد بیگ صاحب حافظ صاحب کو ایکہزار روپیہ بھی اس وقت پیش کر دیں گے۔ جبکی ان کو تحریر دی گئی ہے۔ اگر وہ صحیح حدیث سے یہ الفاظ نکالیں کہ مسیح ناصری اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں۔ اور واپس آئینگے۔ والسلام

خاکسار دل محمد نائب انچارج مقامی تبلیغ قادیان





## احباب سے گزارش ہے کہ وی پی وصول فرما کر ممنون فرماویں

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**لاہور** ۴ر جولائی۔ حکومت پنجاب نے حکومت ہند کے پاس سفارش کی تھی کہ ناجائز نفع اندوزی اور ذخیرہ بازی کے آرڈیننس کے ماتحت جو مقدمات دائر ہوں۔ ان کے ملزم ضمانت پر رہا ہو سکیں۔ لیکن حکومت ہند نے یہ سفارش نامنظور کر دی ہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے یہ سفارش بیوپار منڈل کی عرضداشت کے پیش نظر کی تھی۔

**دہلی** ۴ر جولائی۔ حکومت ہند کے فوڈ ممبر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہندوستان میں بیرونی ممالک سے مزید گندم کی درآمد کی توقع ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں یہاں گندم کی قیمتیں گر جائیں گی۔

**لنڈن** ۴ر جولائی۔ جنرل آئسن ہوور کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہٹلر نے محاذِ فرانس پر گیارہ ڈویژن فوج جمع کر لی ہے۔ اور یہاں بہترین جرمن فوج اکٹھی کی جا رہی ہے۔ جرمنوں نے دریائے اوڈون کے پار اتحادی مورچہ پر بار بار حملے کئے مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ کل ایک محاذ پر برطانی فوج کچھ پیچھے ہٹ گئی۔ اور اس نے اپنے مورچے مضبوط بنا لئے۔ مارشل رومیل نے جرمن کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ فرانس کی شکست کے بعد جرمنوں نے رودبار انگلستان کے جن جزائر پر قبضہ کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اب وہ ان کو خالی کر رہے ہیں۔

**لکھنؤ** ۴ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ یو۔ پی کی ورکنگ کمیٹی کے اٹھارہ ممبر مستعفی ہو گئے ہیں۔ جن میں راجہ صاحب محمود آباد اور چوہدری خلیق الزمان بھی شامل ہیں۔ وجہ تاحال معلوم نہیں ہو سکی۔

**لاہور** ۴ر جولائی۔ قانون واگذاری اراضیات مرہونہ کے سلسلہ میں پریوی کونسل میں اپیل دائر ہو گئی ہے۔ ہندوؤں کی طرف سے گورنر پنجاب کو درخواست دی گئی ہے۔ کہ تا فیصلہ اپیل اس قانون کے ماتحت مرہونہ اراضیات اصل مالکوں کو منتقل نہ کی جائیں۔



**لنڈن** ۴ر جولائی۔ ڈنمارک کے دارالسلطنت کوپن ہیگن میں زبردست ہڑتال جاری ہے۔ جرمنوں نے شہر کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ اب جرمنوں نے نوٹس دیا ہے۔ کہ اگر ہڑتال فوراً نہ کھولی گئی۔ تو شہر پر بمباری کی جائے گی۔ اور جو ایک سو ڈینش لیڈر اب تک گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان کو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ ڈینش ریڈیو سے اہل ملک کے نام یہ اپیل نشر کی گئی ہے کہ ہڑتال نے شہر کی حالت کو سخت نازک کر دیا ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء ختم ہو رہی ہیں۔ اگر ہڑتال نہ کھولی گئی۔ تو سخت نقصان ہوگا۔

**سٹاک ہالم** ۴ر جولائی۔ جرمن فوجوں نے فن لینڈ کے جزیرہ آلینڈ پر قبضہ کر لیا ہے جو سویڈن اور فن لینڈ سے مساوی فاصلہ پر واقع ہے۔

**لنڈن** ۴ر جولائی۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ مشرقی محاذ پر ان کے تین اور جرنیل مارے گئے ہیں۔

**چنکنگ** ۴ر جولائی۔ جمہوریہ امریکہ کے نائب صدر مسٹر ویلس چین میں اپنے مشن کی تکمیل کے بعد عازم امریکہ ہو گئے۔

**لنڈن** ۴ر جولائی۔ مسولینی کا ایک انٹرویو اخباروں میں شائع ہوا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ گرفتاری کے بعد مجھے ایک فرانسیسی تباہ کن جہاز میں سارڈینیا کے شمال مشرق میں ایک جزیرہ میں لے جایا گیا۔ اور ایک انگریز کے مکان پر رکھا گیا۔ سکیم یہ تھی۔ کہ مجھے واشنگٹن لے جا کر مجھ پر مقدمہ چلایا جائے۔ اور مجھے جو لوگ دیکھنے آئیں۔ ان سے ٹکٹ وصول کیا جائے۔ آخر ایک روز جرمن چھاتہ فوج کے سپاہی اترے۔ اطالوی پہریداروں نے کوئی مزاحمت نہ کی۔ مجھے ہوائی جہاز میں روم اور وہاں سے میونخ لے جایا گیا۔

**لنڈن** ۴ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کوپن ہیگن کے تمام کارخانوں پر جرمن فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔

**دہلی** ۴ر جولائی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آلو پیاز اور سبزیوں وغیرہ کی قیمتوں پر کنٹرول کا سوال حکومت کے زیر غور ہے۔

**پشاور** ۴ر جولائی۔ پچھلے دنوں انجمن غرباء کے زیر اہتمام منعقد شدہ جلسہ میں جو گڑبڑ ہوئی تھی۔ اس کے پیش نظر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ یہاں کر دیا گیا تھا۔ کل اس انجمن نے دفعہ ۱۴۴ کے باوجود بھاری جلسہ منعقد کیا۔ جسے پولیس نے منتشر کر دیا۔ پانچ سرکردہ شہری گرفتار کر لئے گئے۔ جن کے خلاف دفعہ ۴۰ سرحدی کے ماتحت مقدمہ چلیگا۔ اس دفعہ کے ملزمین کیطرف سے کوئی وکیل پیش نہیں ہو سکتا۔

**واشنگٹن** ۴ر جولائی۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے۔ کہ ممکن ہے۔ جاپان کوریا میں دوبارہ شاہنشاہیت قائم کرے۔ جاپان کوریا اور منچوریا میں مقیم اہل الرائے کورین باشندوں سے اس بارہ میں مشورہ کیا گیا ہے۔

**بمبئی** ۴ر جولائی۔ کستورا بائی میموریل فنڈ کے مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے کل گاندھی جی نے ایک تقریر کی۔ جسمیں کہا۔ کہ میرا مشن یہ ہے۔ کہ سرمایہ دار خود بخود اپنی دولت ضرور تمندوں کے ساتھ مل کر خرچ کرنا سیکھیں۔ سرمایہ داروں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا بھی اہنسا کا ایک ضروری حصہ ہے۔

**لاہور** ۴ر جولائی۔ احمدیہ بلڈنگز کے ایک سکول ماسٹر کی اہلیہ نے اسکے خلاف گذارہ دلائے جانے کے لئے عدالت میں دعویٰ دائر کر رکھا تھا۔ لڑکے اور لڑکی دونوں کے والدین ایک دوسرے پر الزامات لگا رہے تھے۔ عدالت نے سوائے لڑکے اور لڑکی کے سب کو باہر نکال کر دونوں سے پوچھا۔ کہ انہیں ایک دوسرے سے کیا شکایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کوئی نہیں۔ صرف والدین لڑا رہے ہیں۔ عدالت نے ان کا بیان قلمبند کر لیا۔ اور لڑکی لڑکے کے ساتھ چلی گئی۔

**دہلی** ۴ر جولائی۔ مرکزی حکومت نے صوبائی حکومتوں کے مشورہ سے قرار دیا ہے۔ کہ سامان خوراک کے سلسلہ میں جو لوگ مجرم ثابت ہوں۔ قید و جرمانہ کی سزا کے علاوہ انکا وہ تمام خوردنی سامان بھی ضبط کر لیا جائے۔ جس کی بناء پر وہ مقدمہ دائر ہوا ہو۔

**کانڈی** ۴ر جولائی۔ جنوب مشرقی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ اکھرول پر اتحادیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اور اس کے پاس کے گاؤں میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اس سے بارہ میل جنوب مغرب میں امپھال جانیوالی سڑک پر بھی سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ کوہیما سے امپھال آنیوالی سڑک پر ایک چوکی میں دشمن ابھی تک پاؤں جمائے ہوئے ہے۔ مگر اُسے اب گھیرا جا چکا ہے بشن پور کے پاس ہماری توپوں نے دشمن کی چوکیوں پر گولہ باری کی۔ اور دشمن نے وہ چوکیاں خالی کر دیں۔

**واشنگٹن** ۴ر جولائی۔ ڈچ نیوگنی کے پاس ایکساد جزیرہ میں امریکن فوجیں اتر گئی ہیں۔

**لنڈن** ۵ جولائی آج سویرے مغربی مورچے پر کینیڈین فوج نے کال کے مغرب میں دشمن پر حملہ کیا۔ اور آٹھ بجے تک ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ اب اس سے چار میل کے فاصلہ پر ہوائی میدان میں جنگ ہو رہی ہے۔ اڈوں کے علاقہ میں ہماری فوجیں مضبوطی سے قدم جما رہی ہیں۔

**لنڈن** ۵ جولائی امریکی دستے شربورگ کے نچلے حصہ میں حملہ کر کے اڑھائی میل آگے بڑھ گئے ہیں۔

**لنڈن** ۵ر جولائی۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے بتایا کہ جمعرات کو مسٹر چرچل اڑنے والے بموں کے متعلق بیان دینگے

**لنڈن** ۵ جولائی۔ اتحادی فوجیں اٹلی میں سارے مورچے پر آگے بڑھ رہی ہیں۔ آگے بڑھتے ہوئے کالونا کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے امبرٹائی کے علاقہ میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے پانچویں فوج کے فرانسیسی دستوں نے اور آگے بڑھ کر آرسیزو جانیوالی سڑک کو کاٹ دیا ہے

**ماسکو** ۴ر جولائی۔ منسک پر قبضہ کرنے کے بعد روسی فوجیں بڑی تیزی سے بالٹک کے ملکوں کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جرمنوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے منسک شہر خالی کر دیا ہے۔ منسک پر قبضہ کرنے پر جس قدر سامان اور جنگی قیدی ہاتھ آئے ہیں۔ ابھی وہ شمار میں نہیں آئے۔ لیکن حالت یہ ہے کہ رجمنٹوں کی رجمنٹیں اور بٹالین کی بٹالینیں ہتھیار ڈال رہی ہیں۔

**لاہور** ۴ر جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ ۲۹ر جولائی کو لاہور میں مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ہوگا۔